

اعلیٰ حضرت رضا خان صاحب بریلوی

نذر رانہ عقیدت

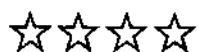
ان کے گھر میں بے اجازت جریل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدروشان الہ بیت
پھول زخوں کے کھلائے ہیں ہوائے دوست نے
خون سے سینچا گیا ہے گلستان ہلبیت
کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندر ہے
دن دہائے لٹ رہا ہے کاروان ہلبیت

حقن قوم میں اب قوم کے افراد نہیں
بھولے بیٹھے ہیں اخوت کا سبق یاد نہیں
آئے دن کوئی بھی اس قید سے آزاد نہیں
فرقد بندی میں پھنسا ہے جسے دیکھوافوس
کوئی ہے وہ جگہ تجھ سے جو آباد نہیں
ہر طرف تیراگزر ہو کے رہا عالم میں
چونکہ غافل تجھے چیان ازل یاد نہیں
عیش کے خواب سے آنکھیں نہ کھلیں گی کب تک
تیرے جیسا کوئی آفاق میں برباد نہیں
نہ رکھا خانہ خزانی نے کہیں کا تجھ کو
سننے والا کوئی مظلوم کی فریاد نہیں
اپنا سر پھوڑے کھاں یا شہہ والا مسلم
تیری قسمت میں خوش مسلم ناشاد نہیں
رنج پر رنج دئے ہائے فلک نے تجھ کو
چونکہ غافل تجھے چیان ازل یاد نہیں
پہلے ترپا دیا خود ہم نے زمانے بھر کو
سر گزشت ان کی گھر آج تمہیں یاد نہیں
حق کی آواز ہے موزوں مرے کانوں کیلئے
نغمہ سنجی کا طریقہ ہی انہیں یاد نہیں
وہ کھنڈر ہیں جو محل تجھے کبھی غرناط کے
ریگ کیا لائیں ؟ عنا دل میر

غزل

جناب صابر ابو ہری

ہر شا سے ماورا ہوں میں راز ہستی سے آشنا ہوں میں
 کیا بیاؤں تمہیں کہ کیا ہوں میں مظہر ذات کبیریا ہوں میں
 میری نہیں ہے بحر بے پایاں کون کہتا ہے بلدہ ہوں میں
 جس کے جلوے سا گئے دل میں شعلہ طور ہو گیا ہوں میں
 قافلے آئے خیر مقدم کو جب اکیلا ہی چل پڑا ہوں میں
 حق پرستی پر زہر دیتی ہے تیری دنیا کو جانتا ہوں میں
 خاک نہیں ہے کیا جس سے اس نظر کو ترس گیا ہوں میں
 تھجھ سے ملنے کی ہے تمنا بھی اس کی قیمت بھی جانتا ہوں میں
 وہ نہ آیا کہیں نظر صابر کوہ بینا پر بھی گیا ہوں میں



ای عاشقان

علامہ اقبال

آل امام عاشقان پور ہوں
 سرد آزادی زبان رسول
 اللہ بائے بسم اللہ پور
 معنی ذکر عظیم آمد پور
 زندہ حق از قوت شیری است
 باطل آخر داعی حضرت میری است
 بر زمین کربلا بارید و رفت
 لالہ در دیرانہ ہا کارید و رفت
 تا قیامت قطع استبداد کرد
 موج خون او چن ایجاد کرد
 بہر حق در خاک دخون غلطیده است
 پس بناۓ لالہ گردیده است
 نقش الا اللہ بر سحرا نوش
 سطر عنوان نجات ما نوش
 اے سبا پیک در افکار گان
 ایک ما بر خاک پاک او رسال

☆☆☆☆☆

امام برحق

مولانا حضرت مولانا

محل مراد ولایت حسین اکن علی
تشریف مصطفی سلام علیک

سلام

مولانا ظفر علی خاں

اے کربلا کی خاک اس احس کو نہ بھول
ترپی ہے تھے پہ لاش جگر گوشہ ہوں
اسلام کے لہو سے تیری بیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تھے خون رگ رسول
کرتی رہے گی پیش شہادت حسین کی
آزادی خیال کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

☆☆☆☆